آرمی نامہ

نظیر اکبر آبادی کی روح سے معذرت کے ساتھ

جنگجو ہے صف شکن ہے سو ہے وہ بھی آرمی   غواص و کوہ کن ہے سو ہے وہ بھی آرمی
گلیوں میں خیمہ زن ہے سو ہے وہ بھی آرمی   جو حافظِ وطن ہے سو ہے وہ بھی آرمی
اور وہ جو گل بدن ہے سو ہے وہ بھی آرمی

یاں آرمی پہ جان کو وارے ہے آرمی   اور آرمی کو جان سے مارے ہے آرمی
وردی بھی آرمی کی اتارے ہے آرمی   چلا کے آرمی کو پکارے ہے آرمی
حاضر جنابِ من ہے سو ہے وہ بھی آرمی

جرنیل آرمی میں ہی ملتے ہیں بے شمار   میجر اسی میں ہے تو اسی میں رسالدار
شکلیں تو ایک سی ہیں مراتب مگر ہزار   ہے ٹینک پر کوئی تو کوئی جیپ پر سوار
پیدل جو گامزن ہے سو ہے وہ بھی آرمی

بیرک سے یاں نکل کے جو آتی ہے آرمی   پاؤں زمیں پہ اپنے جماتی ہے آرمی
بگڑی اگر ہو بات بناتی ہے آرمی   تگنی کا سب کو ناچ نچاتی ہے آرمی
بیرک میں جو مگن ہے سو ہے وہ بھی آرمی

یاں آرمی ہی صدر ہوئی ، آرمی وزیر   ممبر بھی آرمی ہے بنی ، آرمی سفیر
یہ سب تو ہے مگر ہے یہ پتھر پہ اک لکیر   بازی گروں سے جان چھڑانی ہے گر نظیر
امید کی کرن ہے سو ہے وہ بھی آرمی

شوکت جمال